12720 ـ اگر کپڑے کو گندگی اور نجاست لگ جائے تو کیا کیا جائے

سوال

اگر انڈرویئر کو عام پیشاب کرتے وقت یا جلدی میں پیشاب کا کوئی قطرہ لگ جائے تو کیا حکم ہو گا؟

1 ـ کیا اپنے آپ کو پاک کرنے کے لیے اس سے غسل کرنا لازم ہے ؟

2 ـ کیا مسلمان کو پورا انڈروئیر دھونا چاہیے، یا کہ اسے تبدیل کرنا ہوگا (جب بھی پیشاب لگے) یا پھر صرف پیشاب والی جگہ دھونی کافی ہے ؟

3 ـ اور وہ مسلمان شخص (جس کے انڈرؤئیر کو پیشاب کے قطرے لگے ہوں) وہ نماز کس طرح ادا کرے، اور اگر اس نے اسی حالت میں نماز ادا کر لی تو کیا اس کی نماز قبول ہو گی ؟

4 ـ اور اگر کسی مسلمان شخص کو یہ شك ہو کہ اس نے پیشاب لگنے والی جگہ دھوئی ہے یا نہیں تو اس کا حکم کیا ہو گا، اور کیا یہ طہارت اور نماز پر اثر انداز ہوتا ہے ؟

5 ـ اگر کسی (پیشاب والی جگہ کو دھونے کے شك والے) نے نماز ادا کر لی تو کیا وہ نماز لوٹائےگا، اور کیا اسی حالت میں اس کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اسے چھونا جائز ہے ؟

6 ـ اس حالت میں کونسے امور سرانجام دینا حرام ہیں ؟

آپ سے گزارش ہے کہ واضح فتوی سے نواز کر میرا شك زائل کریں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان شخص کو نجاست سے اجتناب کرنا چاہیے، اور یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ جس قدر بھی اس سے بچ سکتا ہے بچے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے:

" ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں کوئی بڑی چیز میں عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایك تو پیشاب سے احتراز نہیں کرتا تھا، اور دوسرا غیبت و چغلی کرتا تھا "

اور ایك روایت میں ہے:

" اور دوسرا پیشاب سے تنزہ اختیار نہیں کرتا تھا "

صحیح مسلم کتاب الطہارۃ حدیث نمبر (439).

اور تنزہ کا معنی یہ ہے کہ وہ اس سے اجتناب اور احتراز نہیں کرتا تھا اسی لیے اس شرط کے ساتھ پیشاب کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے جب پیشاب کے چھینٹے اڑ کر اس کے جسم اور لباس پر پڑتے ہوں.

آپ سوال نمبر (9790) کا جواب ضرور دیکھیں.

دوم:

سوال میں بیان کردہ نقاط کے جوابات:

1 ـ انسان کے لباس کو نجاست لگنے سے غسل واجب نہیں ہوتا، کیونکہ نجاست نہ تو نواقض وضوء میں شامل ہوتی ہے اور نہ ہی نواقض غسل میں، بلکہ حدث اکبر یعنی جنابت کی شکل میں غسل واجب ہوتا ہے، اور حدث اصغر یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کی بنا پر وضوء کرنا واجب ہے، اس لیے اگر انسان طاہر اور پاك ہو اور اس کے لباس کو نجاست لگ جائے تو وہ اس سے مُحْدَثْ نہیں ہو گا یعنی وہ بے وضوء نہیں ہو جائیگا بلکہ اس حالت میں اس پر یہ نجاست زائل کرنا واجب ہوگی.

اور پھر بندہ تو اپنے لباس سے نجاست دور کرنے کا مامور بھی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے کپڑے پاك صاف کرو المدثر (4).

اور اس لیے بھی کہ حیض کا خون کپڑے کو لگنے کی صورت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسے کھرچ لو اور پھر پانی کے ساتھ مل کر اس پر پانی بہا دو اور پھر اس میں نماز ادا کر لو "

صحیح بخاری کتاب الحیض حدیث نمبر (297).

اور اور اگر جسے نجاست لگی ہے اسے نچوڑنا ممکن ہو تو اسے نچوڑنا ضروری ہے.

2 ـ نجاست دھو کر زائل کی جائیگی حتی کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے، اس لیے اگر کسی کپڑے کو نجاست لگ جائے تو نجاست والی جگہ ہی دھونی واجب ہے، باقی جگہ دھونی لازم نہیں، اور اسی طرح اس کے لیے اپنے کپڑے

بدلنا بھی واجب نہیں، اور اگر وہ اس كے بدلے دوسرا لباس پہننا چاہے تو ايسا كر سكتا ہے.

3 ـ رہا نجاست لگی كپڑے ميں نماز كی ادائيگی كا مسئلہ تو اس كے متعلق گزارش ہے كہ: يہ ضرور معلوم ہونا چاہيے كہ نماز صحيح ہونے كی شروط ميں طہارت و پاكيزگی شرط ہے، اس ليے اگر نجاست سے پاكی اختيار نہ كی جائے تو نماز باطل ہوگی.

كيونكہ اس نے گندگی سميت نماز ادا كی ہے، اور اگر وہ گندگی لگے ہوئے كپڑے سميت نماز ادا كرتا ہے تو اس نے اس طرح نماز ادا نہيں كی جس طرح اللہ تعالی اور رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم چاہتے ہيں، اور نہ ہی اس نے اس طرح نماز ادا كی ہے جس طرح اللہ اور اس كے رسول كا حكم ہے، اور پھر رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے كہ:

" جس نے بھی كوئی ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

ـ كپڑے كو نجاست لگ جانے كی صورت ميں كئی ايك حالتيں ہيں:

1 ـ جب انسان كو كپڑے ميں كسی معين جگہ نجاست لگنے كا يقين ہو تو اس كے ليے نجاست لگی جگہ دھونا واجب ہے.

2 ـ يہ كہ كسی معين جگہ پر نجاست لگنے كا غالب گمان ہو.

3 ـ كپڑے ميں كسی جگہ نجسات لگنے كا انسان كو احتمال ہو تو دوسری اور تيسری حالت ميں انسان كو تلاش كرنا ہوگا جہاں غالب گمان ہو كہ نجاست اس جگہ لگی ہے وہاں سے دھو لے "

ديكھيں: الشرح الممتع تاليف ابن عثيمين (2 / 221).

قليل سی نجاست كا حكم:

بعض اہل علم كہتے ہيں كہ: تھوڑی سی مطلقا نجاست بھی معاف نہيں.

اور بعض كہتے ہيں كہ: ہر قسم كی تھوڑی سی نجاست معاف ہے، امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كا مسلك يہی ہے اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے يہ اختيار كيا ہے كہ: خاص كر جس ميں لوگ بہت زيادہ مبتلا ہوں اور اس كا خيال ركھنا مشكل ہو تو اس سے طہارت حاصل ہے كيونكہ اللہ تعالی كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے تم پر تمہارے دين ميں كوئی تنگی نہيں ركھی الحج (78).

صحیح وہی ہے جس کی طرف ابو حنیفہ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ گئے ہیں، مشقت کی بنا پر مسلسل پیشاب میں مبتلا شخص کے لیے تھوڑی سی نجاست معاف ہے، اگر وہ اس سے حسب استطاعت و قدرت اجتناب کرنے کی کوشش کرے تو پھر.

دیکھیں: الشرح الممتع تالیف ابن عثیمین (1 / 382).

رہا یہ مسئلہ کہ اس قلیل اور تھوڑی سی نجاست کی حد کیا ہے تو اس میں متعبر وہ ہوگا جسے لوگ قلیل اور تھوڑی سی شمار کرتے ہوں، اور جسے لوگ زیادہ اور کثیر شمار کریں وہ زیادہ ہوگی.

اس بنا پر یہ کہا جائیگا کہ: اصل یہ ہے کہ جب انسان کے کپڑے کو پیشاب کا قطرہ لگ جائے تو وہ اس جگہ کو ہی دھو لے حتی کہ اس کے گمان میں نجاست زائل ہونا غالب ہو جائے، اور جو باقی ہے اور دھویا نہیں گیا وہ تھوڑی اور قلیل میں شامل ہوگا جو کہ معاف ہے. واللہ اعلم.

ـ لیکن اگر نجاست لگنے سے جاہل ہو تو اس کے متعلق شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" اگر اسے نجاست لگنے کا علم نہ ہو اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد نجاست لگنے کا علم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جبریل امین علیہ السلام نے نماز میں بتایا کہ ان کی جوتے میں نجاست لگی ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اتار دیے اور نماز کا جو حصہ ادا ہو چکا وہ دوبارہ ادا نہ کی اور اسی طرح اگر اسے نماز سے قبل نجاست کا علم تو ہو جائے لیکن وہ بھول جائے اور نماز ادا کر لی اور نماز کے بعد یاد آیا تو اس کی نماز صحیح ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوك ہو جائے یا ہم غلطی کر لیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا ...

لیکن اگر دوران نماز کپڑے میں نجاست لگنے کا شك ہو تو اس کے لیے نماز چھوڑ کر جانا جائز نہیں چاہے امام ہو یا مقتدی یا اکیلا بلکہ وہ نماز مکمل کرے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (12 / 396 ـ 397).

4 ـ نجاست زائل کرنے میں شك کا مسئلہ:

جب کپڑے کو نجاست لگی ہو تو یہ اصل ہے اور اس اصل میں یقین ہونا چاہیے حتی کہ نجاست زائل ہو جائے، اور نجاست زائل ہونے سے ہی زائل ہوگی، اور اگر اسے شك ہو کہ نجاست زائل ہوئی ہے یا نہیں تو اسے یقین پر بنا کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ نجاست زائل نہیں ہوئی، اور اسی طرح اس کے برعکس، اگر اسے یہ یقین ہو جائے کہ کپڑا طاہر ہے اور پھر اسے شك ہو جائے کہ آیا کپڑے کو نجاست لگی ہے یا نہیں تو کہا جائیگا کہ: اصل طہارت ہی ہے

کیونکہ یہ چیز یقینی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

انسان کو اپنے لباس میں اصل یہی ہے کہ وہ طاہر ہیں جب تک اس کے لباس یا بدن میں نجاست لگنے کا یقین نہ ہو جائے، اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب شکایت کی کہ وہ اپنی نماز میں کچھ (یعنی ہوا خارج ہونا) محسوس کرتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ اس وقت تك نماز نہ توڑے جب تك وہ آواز نہ سن لے یا پھر بدبو نہ پا لے "

اس لیے اگر کسی شخص کو اس کا یقین نہ ہو تو اصل میں طہارت ہی ہے، اور بعض اوقات کپڑوں کو نجاست لگنے کا ظن غالب ہوتا ہے لیکن جب تك اسے یقین نہ ہو وہ اپنی طہارت پر قائم ہے.

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (11 / 107).

5 ـ اگر لباس پر نجاست لگی ہو تو اس حالت میں صرف نماز ادا کرنا جائز نہیں، چاہے اس نے وضوء بھی کیا ہو، اس کے علاوہ باقی افعال قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ سرانجام دے سکتا ہے.

واللہ اعلم .